۲۲/ جنوری ۱۹۰۹ء

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین نے مندرجہ ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:۔

وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ وَ مَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَاتَکْفُرْ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَایُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ وَ مَاهُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ یَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَ لَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (البقرۃ:۱۰۳)۔

اور پھر فرمایا:۔

انسان میں عجیب در عجیب خواہشیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ جب وہ بچہ ہوتا ہے، پھر جب ہوش سنبھالتا ہے، پھر جب جوان ہوتا ہے، پھر جب بری صحبتوں میں پھنستا ہے، جب اچھی صحبتوں میں آتا ہے، جب

کامیاب زندگی بسر کرتا ہے' جب ناکام ہوتا ہے تو اس کے حالات میں تغیر پیش آتے رہتے ہیں۔ میں نے ایک خطرناک ڈاکو سے پوچھا کہ کبھی تمہارے دل نے ملامت کی ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ تنہائی میں تو ضرور ضمیر ملامت کرتا ہے مگر جب ہماری چاریاری اکٹھی ہوتی ہے تو پھر کچھ یاد نہیں رہتا اور نہ یہ افعال برے لگتے ہیں۔ یہ سب صحبت بد کا اثر ہے۔ قرآن کریم میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:۱۱۹) کا اسی واسطے حکم آیا ہے تاکہ انسان کی قوتیں نیکی کی طرف متوجہ رہیں اور نیک حالات میں نشوونما پاتی رہیں۔

غرض انسان کے دکھوں میں اور خیالات ہوتے ہیں' سکھوں میں اور۔ کامیاب ہو تو اور طریق ہوتا ہے' ناکام ہو تو اور طرز۔ طرح طرح کے منصوبے دل میں اٹھتے ہیں اور پھر ان کو پورا کرنے کے لئے وہ کسی کو محرم راز بناتے ہیں اور جب بہت سے ایسے محرم راز ہوتے ہیں تو پھر انجمنیں بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے روکا تو نہیں مگر یہ حکم ضرور دیا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰی وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ۔ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ (المجادلہ:۱۰تا۱۱)۔

ایمان والو! ہم جانتے ہیں کہ تم کوئی منصوبہ کرتے ہو' انجمنیں بناتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ تو گناہ' سرکشی اور رسول کی نافرمانبرداری کے بارے میں نہ ہو بلکہ نیکی اور تقویٰ کا مشورہ ہو۔

بنی اسرائیل جب مصر کی طرف گئے تو پہلے پہل ان کو یوسف علیہ السلام کی وجہ سے آرام ملا۔ پھر جب شرارت پر کمر باندھی تو فراعنہ کی نظر میں بہت ذلیل ہوئے مگر آخر خدا نے رحم کیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے ان کو نجات ملی یہاں تک کہ وہ فاتح ہو گئے اور وہ اپنے تئیں نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَ اَحِبَّآؤُہٗ (المائدۃ:۱۹) سمجھنے لگے۔ لیکن جب پھر ان کی حالت تبدیل ہو گئی' ان میں بہت ہی حرامکاری' شرک اور بدذاتیاں پھیل گئیں تو ایک زبردست قوم کو اللہ تعالیٰ نے ان پر مسلط کیا۔ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰھُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ وَ کَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا (بنی اسرائیل:۶)۔ ستر برس وہ اس بلاء میں مبتلا رہے۔ آخر جب بابل میں دکھوں کا زمانہ بہت ہو گیا اور ان میں سے بہت صلحاء ہو گئے حتیٰ کہ دانیالؑ' عزراؑ' حزقیلؑ' ارمیاؑ ایسے برگزیدہ بندگان خدا پیدا ہوئے اور انہوں نے جناب الٰہی میں ہی خشوع خضوع سے دعائیں مانگیں تو ان کو الہام ہوا کہ وہ نسل جس نے گناہ کیا تھا وہ تو ہلاک ہو چکی اب ہم ان کی خبرگیری کرتے ہیں۔

اللہ کے کام دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک تو ایسے کہ ان میں انسان کو مطلق دخل نہیں۔ مثلاً اب سردی ہے اور آفتاب ہم سے دور چلا گیا ہے۔ پھر گرمی ہو جائے گی اور آفتاب قریب آجائے گا۔ یہ کام اپنے ہی بندوں کی معرفت کرایا اور ان لوگوں کو سمجھایا کہ یہ بادشاہ اب ہلاک ہونے والا ہے۔ پس تم میدوفارس کے بادشاہوں سے تعلق پیدا کرو کیونکہ عنقریب یہ دکھ دینے والی قوم اور ان کی سلطنت ہلاک ہو جائے گی۔ پس اللہ نے دو فرشتے ہاروت ماروت نازل کئے۔ ہرت کہتے ہیں زمین کو مصفا کرنے کو اور مرت زمین کو بالکل چٹیل میدان بنا دینا۔ گویا یہ امران فرشتوں کے فرض میں داخل تھا کہ یہ لوگ برباد ہو جائیں اور بنی اسرائیل نجات پا کے اپنے ملک میں جائیں۔

پس وہ ہاروت ماروت نبیوں کی معرفت ایسی باتیں سکھاتے تھے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کرتے تھے کہ ان تجاویز کو یہاں تک مخفی رکھو کہ اپنی بیبیوں کو بھی نہ بتاؤ کیونکہ عورتیں کمزور مزاج کی ہوتی ہیں اور ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ کسی دوسرے سے کہہ دیں۔ پس اس تعلیم کو پوشیدہ رکھنے کے لحاظ سے میاں بی بی میں بھی افتراق ہو جاتا تھا یعنی میاں اپنی بی بی کو اس راز سے مطلع نہ کرتا تھا۔ اور پھر یہ بات جب پختہ ہو گئی تو میدوفارس کے ذریعہ بابل تباہ ہو گیا اور خدا نے بنی اسرائیل کو بچا لیا مگر جتنا ضرر دشمنوں کو پہنچایا گیا چونکہ اللہ کے اذن سے تھا' اسی واسطے وہ اس میں کامیاب ہو گئے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے تو مکہ والوں کو بڑا غیظ و غضب پیدا ہوا۔ پس انہوں نے یہودیوں سے دوستی گانٹھی اور یہودی وہی پرانا نسخہ استعمال کرنے لگے کہ آؤ کسی بادشاہ سے مل کر اس محمدی سلطنت کا استیصال کریں۔ اسی واسطے ایرانیوں سے توسل پیدا کیا۔ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ ایرانیوں کے گورنر عرب کے بعض مضافات میں بھی تھے۔ انہوں نے اپنے بعض آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کرنے کے لئے بھی بھجوائے مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آگے تو تم اے یہودیو! خدا کے حکم سے ایسے منصوبوں میں کامیاب ہوئے تھے۔ اب تم چونکہ یہ نسخہ اللہ کے رسول کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہو اس لئے ہرگز کامیاب نہ ہو گے۔ چنانچہ چند آدمی شاہ فارس کی طرف سے گرفتار کرنے آئے۔ آپؐ نے ان کو فرمایا میں کل جواب دوں گا۔ صبح آپؐ نے فرمایا کہ جس نے تمہیں میری طرف بھیجا ہے اس کے بیٹے نے اسے قتل کر دیا ہے۔ وہ یہ بات سن کر بہت حیران ہوئے (بات میں بات آگئی ہے۔ ہرچند کہ وہ ایسی عظیم الشان نہیں ہے۔ وہ یہ کہ جب وہ ایلچی نبی کریمؐ کے حضور آئے تو صبح صبح داڑھیاں منڈوا کر آئے۔ آپ نے فرمایا یہ تم کیا کرتے ہو۔ ہم اس امر کو کراہت کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ جہاں اوپر کا قصہ لکھا ہے وہاں یہ بات بھی ہے۔

خیرا اور خائب و خاسر واپس پھرے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب یہ یہودی ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو ان کو ضرر دیتی ہیں۔ ان کے حق میں بالکل مفید نہیں ہیں۔ جو اب یہ کرتے ہیں آخرت میں ان کے لئے کوئی حصہ نہیں۔ ہاروت ماروت نے جو سکھایا تھا وہ چونکہ نبیوں کے حکموں کے ماتحت تھا اس لئے کامیابی کا موجب ہوا۔ لیکن اب چونکہ نبی کی نافرمانی میں وہ ہتھیار چلتا ہے اس لئے کچھ کام نہ دے گا۔ کیا اچھا ہوتا کہ وہ ایسی بری شے کے بدلے میں اپنی جانوں کو نہ بیچتے بلکہ اب تو یہ ان کے لئے بہتر ہے کہ ایمان لائیں۔ متقی بن جاویں تو اللہ کے ہاں بہت اجر پائیں۔

(بدر جلد ۸ نمبر ۱۵ ۔ ۴ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۳-۴)

☆-☆-☆-☆-☆